سوال

(310) بیوی اپنے گم شدہ شوہر کا کب تک انتظار کرے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند گم ہوجائے تو وہ کتنی دیر تک اس کا انتظار کرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتی ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں۔ (سائل: عبدالجبار چک نمبر 493گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہوکہ اگر واقعی شوہر کی گمشدگی کے بعد اس کے زندہ ہونے یا فوت ہوجانے کا پتہ نہ چل سکے، نہ اس کے ودھیال کے کسی مرد وعورت کو اس کی زندگی یا موکا علم ہو اور اس کے سسرال کے، دوستوں اور جاننے والوں میں سے کسی کو اس کے متعلق کچھ علم نہ ہو تو اس کی بیوی حضرت عمر فاروق کے مشہور قول کے مطابق چار برس اور چارماہ دس دن تک اس کا انتظار کرے۔ چار برس اس کی ہوگی۔ ازاں بعد وہ عورت اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں شرعا قرار دیا جائے گا اور پھر چارماہ دس دن بیوگی کی عدت متصور ہوگی۔ ازاں بعد وہ عورت اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں شرعا مختار اور آزاد ہوگی، جیسا کہ سبل السلام میں ہے: عَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ - تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (1) سبل السلام شرح بلوغ المرام ج2 ص207،208

حضرت عمر نے فرمایا: جس عورت کا شوہر گم ہوجائے وہ چار برس تک اس کا انتظار کرے۔ جب چار برس پورے ہوجائیں (تو گویا وہ فوت ہوچکا اور اس کی بیوی بیوہ قرار پائی) لہذا اب وہ وفات کی عدت چارماہ دس دن پوری کرے اس بعد وہ جہاں چاہے اپنے شرعی ولی سے مشورہ کرکے نکاح کر سکتی ہے۔

عن سعید بن المسیب ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال أیما إمراة فقدت زوجھا فلم تدر این ھو فانھا تنتظر اربع سنین ثم اربعة اشھر وعشرا ثم تحل۔ (2) موطا امام مالک باب عدة التی تفقد زوجھا ص523

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ جس عورت کا خاوند گم ہوجائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہوکہ کہاں ہے تو جس روز سی اس کی خبر بند ہوئی چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت گذار کر چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔،،

صحیح بخاری میں جناب سعید بن مسیب تابعی کا اپنا فتوی یہ ہے کہ عورت گم شدگی کے ایک برس بعد اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود اسی مدت کے قائل ہیں۔

قال ابن المسيب إذا فقد في الصف عند القتال تربص إمراته سنة۔ ، (3) باب حكم المفقود في اهله وماله الجامع الصحيح ج2ص 797.

کہ ابن مسیب تابعی نے فرمایا کہ جب کوئی سپاہی میدان وغا میں گم ہوجائے تو اس کی بیوی اس کا ایک برس تک انتظار کرے۔

واشتري ابن مسعود جارية والتمس صاحبها سنة فلم وفقد فاخذ يعطي الدرهم والدرهمين وقال اللهم عن فلان اتي فلي وعلي الجامع الصحيح ج2ص 797. کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کسی سے ادھار لونڈی خریدی، پھر لونڈی کا مالک گم ہوگیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا ایک برس انتظار کیا۔

امام بخاری کے رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے اور ظروف واحوال موجودہ کے مطابق یہ موقف قرین قیاس بھی ہے کہ اب چونکہ ذرائع مواصلات اور میڈیا اتنا وسیع اور مستحکم ہوچکا ہے کہ اس ترقی یافتہ دور میں ایک برس کا انتظار بظاہر کافی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق کا فتوی اس دور کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جس میں آج کی طرح معلومات عامہ اور شعبہ مواصلات یعنی اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ موجودہ دور کی فراہم کردہ اطلاعی سہولتیں ہرگز میسر نہ تھیں۔ لہذا اب اس دور میں ایک سال کا انتظار کافی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ پرانا فتویٰ تو اپنی جگہ موجود ہے ہی جو جمہور علمائے اسلام اور مقتیان کرام کے نزدیک بہر حال دائر اور رائج چلا آرہا ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص755

محدث فتویٰ